001
سلسلہ بیانات

بیان جمعۃ المبارک

موضوع: رمضان سے پہلے کرنے کے کام

از قلم مفتی محمد شکیل

فاضل: جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور





بتاریخ
25 مارچ بمطابق ۲۱ شعبان

زیر اہتمام ندائے قرآن سینٹر اسلام آباد

بیان کا اجمالی خاکہ

1 مہمان کا اکرام اور اس کی اہمیت
2 رمضان کی تیاری کے 14 طریقے
3 شعبان میں ایک اہم کام
4 رمضان المبارک کا نظام الاوقات
5 زندگی میں انقلاب لانے کے اصول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن۔اَمَّا بَعد:فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم،بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔یَاأَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ۔[1]

صَدَ قَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْ لُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنِ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ۔

رمضان کی آمد ہے ماہِ صیام ہے
ہر ایک گھر میں اس کا بڑا اہتمام ہے
اللہ کی رحمت نے ہر مومن کو ہے گھیرا
چھٹنے لگا ہے اب تو ہر دل سے اندھیرا
انوار ہیں اذکار ہیں برکت کا ہے نزول
خوش خالقِ کُل ہے تو دعائیں بھی ہیں قبول

سامعین محترم! جب کسی کا کوئی مہمان آتا ہے تو وہ اسے خوش آمدید کہتا ہے، اس کی عزت و تکریم بجالاتا ہے اوراس کا استقبال کرتا ہے۔ مہمان کا استقبال اس کے درجہ اور رتبہ کے

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 البقرۃ2:183

مطابق ہوتا ہے۔ مہمان جس قدر اہمیت کا حامل ہوتا ہے اسے پروٹوکول بھی اتنا ہی زیادہ دیا جاتا ہے تاکہ مہمان کی عزت و تکریم اور آؤ بھگت میں کمی نہ آنے پائے۔ اگر توقع ہو کہ مہمان، میزبان کے لیے مراعات کا بہت بڑا پیکج بھی ساتھ لا رہا ہے تو پھر اس کے استقبال کے انداز ہی نرالے ہوتے ہیں ۔ماہِ رمضان، ایک تو اللہ رب العزت کی طرف سے بھیجا جانے والا مہمان ہے اور دوسرا یہ کہ وہ اپنے دامن میں لامحدود برکتوں اور رحمتوں کا مراعاتی پیکج بھی لا رہا ہے، اندازہ لگائیے کہ اتنے بڑے مہمان کے لیے کتنی پُر زور تیاری کی ضرورت ہے ۔اسی مناسبت سے ہماری آج کی گفتگو کا عنوان ہے ”رمضان سے پہلے کرنے کے کام“ تاکہ ہم مہمان کے آنے سے پہلے اس کے لیے خوب تیاری کر سکیں:

1 رمضان کی تیاری شعبان میں

معزز مہمان کے لیے تیاری کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ ماہِ شعبان میں ہی روزے شروع کر دیے جائیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے متعلق روایات میں ہے کہ یوں تو آپ ﷺ ہر مہینے کچھ نہ کچھ روزے رکھتے تھے، لیکن خصوصیت سے شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے بلکہ کبھی کبھی پورے مہینہ کے روزے رکھتے تھے:

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔[1]

رسول اللہ ﷺ رمضان کے علاوہ جس مہینہ میں سب سے زیادہ روزے رکھتے وہ شعبان ہے، کبھی آپ ﷺ پورا شعبان روزے رکھتے تھے۔

ہمیں نفل نمازوں کی طرح نفلی روزوں کا شوق بھی پیدا کرنا چاہیے۔ کم از کم ہر مہینے میں 13، 14، 15 کا روزہ رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول بھی تھا،[2] اور آپ ﷺ اس کی

----------------حواشی اور حوالہ جات----------------

1 الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: 1970

2 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي سَفَرٍ، وَلاَ حَضَرٍ۔۔۔۔ السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث: 2666

ترغیب بھی دیا کرتے تھے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺأَنْ نَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایامِ بیض کے تین دن یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

ایام بیض کے روزے ان عبادات اور روزوں میں سے ہیں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن روزے، چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔

لہٰذا مستحب یہی ہے کہ ہر مہینہ کے تین روزے رکھ لیے جائیں۔[3] ان روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزے رکھنے بھی آسان ہو جاتے ہیں۔

ماہ شعبان، ماہِ رمضان کے لیے مقدمہ کی مانند ہے لہٰذا اس میں وہی اعمال بجالانے چاہییں جن کی کثرت رمضان المبارک میں کی جاتی ہے یعنی روزے اور تلاوتِ قرآن حکیم۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لطائف المعارف میں لکھتے ہیں: "ماہ شعبان میں روزوں اور تلاوتِ قرآنِ حکیم کی کثرت اِس لیے کی جاتی ہے تاکہ ماہِ رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لیے

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

تحقیق الاسناد: قال الالبانی قلت: وهذا إسناد حسن رجاله كلهم ثقات۔۔۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، الرقم: 580

1 السنن الکبریٰ لنسائی، رقم الحدیث: 2743

تحقیق الاسناد: قال الشيخ حسين سليم أسد رجاله ثقات۔۔۔ مسند أبي يعلى، ج:13 ص:492

2 الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: 1178

3 ويندب فيها كونها الأيام البيض۔۔۔ مراقی الفلاح، ص:240

مکمل تیاری ہو جائے اور نفس، رحمن کی اِطاعت پر خوش دلی اور خوب اطمینان سے راضی ہو جائے۔"[1]

شعبان میں ایک اہم کام

شعبان کے روزوں میں خاص طور پر اس طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ آپ سے کسی رمضان میں روزے رہ گئے ہوں تو شعبان میں ان کی قضاء کرلی جائے۔ روزوں کی قضا پوری کرنے کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ رمضان المبارک کے وہ روزے جو شرعی عذر کی بنا پر رہ جاتے تھے، انہیں علی الحساب ماہ شعبان میں رکھ لیتی تھیں۔ چنانچہ آپ فرماتی ہیں:

كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ، الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ۔[2]

میرے ذمے رمضان المبارک کے کچھ روزے ہوا کرتے تھے اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت گذاری میں مشغولیت کی وجہ سے ان کی قضاء شعبان کے سوا دوسرے مہینے میں نہیں دے پاتی تھی۔

2 رمضان سے اظہارِ محبت اور اس کے لیے دعائیں

رمضان کا مہینہ اللہ رب العزت کی طرف سے عظیم نعمت ہے، اللہ تعالیٰ جن لوگوں پر اپنے فضل اور انوار و برکات کے دروازے کھولتے ہیں وہ اس سے محبت کرتے ہیں، اس کی قدر بھی پہچانتے ہیں اور اس میں نازل ہونے والے انوار و برکات کا نہ صرف مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ سمیٹتے بھی ہیں۔

- نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے اللہ تعالیٰ سے یوں

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف،ص:258

2 الصحیح لمسلم ،رقم الحدیث:1146،بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ فِي شَعْبَانَ

دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَب وَشَعْبَانَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي رَمَضَانَ ۔[1]

اے اللہ! رجب اور شعبان میں ہمیں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔

- آپ ﷺ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر خصوصی دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلامَةِ وَالْإِسْلامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ۔[2]

جب نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تو یوں دعا کرتے، اے اللہ! فرماتے: یہ چاند خیر وبرکت کا ہے' یہ چاند خیر وبرکت کا ہے۔ میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔

رمضان المبارک سے محبت کے حیرت انگیز واقعات

- رمضان المبارک کو خوش آمدید کہنا

حضور ﷺ اس مبارک مہینے کا خوش آمدید کہہ کر اس کا استقبال کرتے۔

جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو آپ ﷺ صحابہ کرام سے دریافت کرتے:

مَا تَسْتَقْبِلُونَ وَمَاذَا يَسْتَقْبِلُكُمْ ؟

تم کس کا استقبال کر رہے ہو اور تمہارا کون استقبال کر رہا ہے؟ (یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ فرمائے)

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی وحی اترنے والی ہے یا کسی دشمن سے جنگ ہونے والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ يَغْفِرُ اللهُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ لِكُلِّ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ ۔[3]

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ، قَالَ: اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي رَمَضَانَ----مسند احمد، رقم الحديث: 2346

2 مسند احمد، رقم الحديث: 1397، مسند أبي يعلى، رقم الحديث: 661، الترغيب والترهيب لقوام السنة، ج:1 ص:365

3 شعب الإيمان، الرقم: 3349، الترغيب والترهيب ، الرقم: 1838

تم رمضان کا استقبال کر رہے ہو جس کی پہلی رات تمام اہل قبلہ کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

✵ مشہور تابعی ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں رمضان کا اتنا اہتمام ہوتا تھا کہ:

كَانُوا يَدْعُوْنَ الله عَزَّ وَجَلَّ ستَّةَ أشهرٍ أن يبلِّغهم شهر رمضانَ وَ يدعونَ اللّٰهَ ستَّةَ أشهرٍ أن يتقبَّلَ منهُم۔[1]

لوگ چھ مہینے پہلے سے ہی رمضان پانے کی دعائیں کرتے اور جب رمضان گزر جاتا تو بقیہ چھ مہینے رمضان میں کیے گئے اعمال صالحہ کی قبولیت کے لیے دعائیں کرتے۔

گویا سلف صالحین کا پورا سال رمضان المبارک کی خوشبوؤں سے معطر رہتا اور اس سے لطف اندوز ہوتے رہتے تھے۔

✵ یحیٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ قریب ہوتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِي لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ لِي رَمَضَانَ، وَتَسَلَّمْهُ مِنِّي مُتَقَبَّلًا ۔[2]

اے اللہ مجھے رمضان کے لیے سلامت رکھیے اور رمضان کو میرے لیے سلامت رکھیے کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس سے روزہ خراب ہو اور رمضان میں جو کچھ نیکیاں میں نے کی ہیں تو اسے قبول فرما۔

ہمیں بھی چاہیے کہ رمضان کے بارے میں اظہارِ محبت کریں اور اس کا چاند دیکھنے کی کوشش بھی کریں۔[3]

3 ضروری اشیاء کی خرید و فروخت

-------------------حواشی اور حوالہ جات-------------------

1 الترغيب والترهيب لقوام السنة، ج:2ص:354، الرقم: 1761، باب الترغيب في الصوم

2 حلية الأولياء وطبقات الأصفياء للأصبهاني (المتوفى: 430هـ)، ج:2ص:69

3 قال بعض علماء السلف -رحمه الله-: ينبغي للناس إذا دنا رمضان أن يفرحوا ويستبشروا ويدنوه ويدعوا الله تعالى ويسألوه أن يبلغهم إياه، ويوفقهم لصيام أيامه وقيام لياليه، ويجنبهم فيه الفسوق والعصيان ويوطنوا نفوسهم أن يتشمروا لأداء حقه وأن يتراءوا هلاله ليلة الثلاثين من شعبان فعل من يستعجل لقدوم غائب كريم۔۔۔۔ الترغيب والترهيب لقوام السنة، ج:2ص:265

رمضان المبارک کی آمد سے قبل خورد ونوش کی وہ ساری اشیاء خرید لینی چاہییں جن کا تعلق رمضان میں سحری اور افطاری سے ہو اور دیگر گھریلو ضروریات بھی گھر والوں کے مشورے سے خرید لینی چاہییں اور اگر ایسی ضروری چیزیں رہ جائیں جن کی خریداری رمضان سے پہلے نہ ہو سکتی ہو تو ان کو خریدنے کے لیے ایسے وقت کا انتخاب کیا جائے کہ جس وقت بازار میں رش نہ ہو یا کم ہو تاکہ بازار کی ظلمت اثر انداز نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

أَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ، أَسْوَاقُهَا۔

"شہروں میں سب سے بری جگہ اللہ کے نزدیک اس کے بازار ہیں"۔[1]

4 حقوقِ واجبہ کی ادائیگی

ویسے تو اپنے ذمہ عائد ہونے والے حقوق و فرائض کی ادائیگی بروقت کرنی چاہیے اور اگر ان میں کوتاہی ہو جائے تو ان کی تلافی میں دیر نہیں کرنی چاہیے اور خاص مواقع پر جیسے رمضان کی آمد سے قبل اور حج وعمرہ پر جانے سے پہلے اس کی تلافی کی کوشش ضرور کرنی چاہیے۔

حقوقِ واجبہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ حقوق اللہ۔ 2۔ حقوق العباد۔

حقوق اللہ میں قضاء نمازیں، قضا روزے، گزشتہ سالوں کی زکوۃ، واجب منت اور قرآن کریم کے واجب سجدوں کی ادائیگی وغیرہ شامل ہیں۔

اور حقوق العباد کی کوتاہیوں میں کسی کو ناجائز مارنا، طعنہ دینا، کسی کی غیبت کرنا، کسی کو ستانا، کسی کو پریشان کرنا، کسی کا پیسہ ہتھیانا، کسی کی زمین دبانا، کسی کی دوکان پر ناحق قبضہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

رمضان المبارک کی آمد سے قبل ان حقوق کی ادائیگی یا معافی تلافی ہو جائے گی تو یقیناً انسان اس بابرکت مہینہ کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہو کر اللہ رب العزت سے اپنی بخشش کروا لے گا۔ ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں غور کرے اور جہاں کہیں اس سے کوتاہی ہوئی

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ 129

ہے اس کی تلافی کرنے میں دیر نہ لگائے۔

5 سابقہ کوتاہیوں پر ندامت

اگر ہم رحمتِ الٰہی کے دمکتے سورج سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے قلب کی سیاہی کو دور کریں، اپنے یقین پر پڑی گرد کو صاف کریں اور اپنے دل و دماغ میں گھسے گناہوں کے گند کو دھوئیں، پھر ہمارے دل کے آئینے میں رحمتِ ربانی کے سورج کی کرنیں بھی جذب ہوں گی اور خیر کے جذبات بھی بیدار ہوں گے۔

نیکی میں دل نہ لگنے کی وجہ؟

جب کسی کے نیکی کی طرف بڑھتے قدم رک جائیں یا قدم اٹھ ہی نہ پائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے کوئی ایسے گناہ ہوئے ہیں جن کی وجہ سے اس سے نیکی کی توفیق چھن گئی ہے۔

قَالَ رَجُلٌ للحَسَنِ البَصرِيّ: يا أبا سَعيدٍ، إنّي أَبيتُ مُعافَى، وأُحِبُّ قِيامَ اللَّيلِ، وأُعِدُّ طَهورِي، فَمَا بَالِي لا أَقوم؟ فَقَالَ: ذُنوبُكَ قَيّدتْكَ۔[1]

"ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اے ابو سعید[2] میں تندرستی کی حالت میں رات گزارتا ہوں اور میری چاہت ہوتی ہے کہ رات کا قیام کروں اور اس کے لیے وضو کا پانی بھی تیار رکھتا ہوں مگر ان تمامتر چیزوں کے باوجود قیام اللیل کے لیے اٹھ نہیں پاتا، اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ تمہارے گناہوں نے تمہیں جکڑ رکھا ہے"۔

گناہ و معصیت ہر خیر و بھلائی سے محرومی کا ذریعہ ہے، بہت سے لوگوں کو نیکی کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے لیکن اسے سر انجام نہیں دے پاتے۔ رمضان المبارک کی خیر و برکات کا علم ہوتا ہے، لیکن نہ روزے رکھ سکتے ہیں اور نہ ہی تراویح پڑھ پاتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ گناہوں نے انہیں جکڑ لیا ہوتا ہے جس کی بنا پر وہ رمضان کی خیر و بھلائی سے محروم رہتے ہیں۔

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 صفة الصفوة، ج:1ص:139،إحياء علوم الدين، ج:1ص:356

2 "ابو سعید" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے۔

اس کے ازالے کا طریقہ بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ۔[1]

اے ایمان والو! تم اپنے رب کے حضور صدق دل سے توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دے گا"۔

ماہ رمضان میں خیر و بھلائی کا کام انجام دینے کے لیے نقطہ آغاز یہی ہے کہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں اور ماضی کی کوتاہیوں کی معافی مانگ لیں۔ ہمارے معافی مانگنے میں دیر ہو سکتی ہے، لیکن اللہ رب العزت کے معاف کرنے میں دیر نہیں ہو سکتی:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ روے منزل ہی نہیں

6 نیت کی درستگی

نیت عمل کی جان اور روح ہے۔ زندہ اور مردہ جسم بظاہر ایک جیسے ہیں، لیکن زندہ حرکت کرتا ہے، جب کہ مردہ جسم اس قوت سے محروم ہوتا ہے، بالکل ایسے ہی درست نیت، اعمال کی روح کی طرح ہے۔ اگر نیت درست ہو تو اعمال کرنے کی توفیق بھی میسر ہو جاتی ہے اور اجر کے لحاظ سے اعمال میں جان بھی آ جاتی ہے۔ لہذا اس بات کی سچی نیت اور پختہ عزم کریں کہ رمضان المبارک نصیب ہونے کی صورت میں جن عبادات کا بھی اہتمام کریں گے ان کا مقصد رضائے مولیٰ ہی ہو گا۔ خواہ وہ روزہ اور تراویح ہو یا ذکر و تلاوت ہو اور چاہے وہ افطار کرانا ہو یا صدقہ خیرات ہو۔

ایک حدیث میں ہے:

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 التحریم، 8:66

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ سُمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: " مَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَلَّى يُرَائِي، فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ ۔[1]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص دکھلاوے کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس نے شرک کیا، جو شخص دکھلاوے کی خاطر روزہ رکھتا ہے تو اس نے شرک کیا، اور جو شخص دکھلاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے تو اس نے شرک کیا۔“

7 روزے ضرور رکھیں گے

رمضان المبارک کی تیاری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم ذہنی طور پر ابھی سے پر عزم رہیں کہ اس مبارک مہینے کے روزے ضرور رکھیں گے۔ اس لیے کہ یہ روزے اللہ رب العزت کی طرف سے فرض کیے گئے ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت روزے کی فرضیت کے باب میں بلا استثنائے مرد و عورت تمام اہل ایمان سے ارشاد فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔[2]

”اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ“۔

اس آیت کریمہ میں دو باتیں صراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ روزے صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نہیں بلکہ امم سابقہ پر بھی فرض کیے گئے تھے' دوسرا روزوں کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ تم ان کے ذریعے متقی بن جاؤ۔

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 شعب الإيمان، ج:9ص:165،الرقم: 6426

2 البقرة:2:183

لہذا اس مہینہ کے روزے رکھنے میں کسی طرح کی سستی نہ کیجیے!، کیوں کہ ان روزوں کا کوئی بدل نہیں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ۔[1]

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے بغیر کسی شرعی اجازت اور بغیر کسی حقیقی بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ بھی ترک کر دیا، وہ ساری عمر بھی روزہ رکھتا رہے، تب بھی اس ایک روزے کا اجر نہیں پاسکے گا۔

8 نماز جماعت کا اہتمام

فرض نماز کی اہمیت ویسے تو سال کے بارہ مہینوں میں مسلم ہے، لیکن رمضان المبارک میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے، اس لیے کہ اس مہینہ میں ہر فرض کی ادائیگی کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ۔[2]

جس نے اس ماہ میں ایک فرض ادا کیا اس نے گویا ستر فرض ادا کیے۔

اور نماز باجماعت کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: صَلاَةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔[3]

جماعت سے پڑھی ہوئی ایک نماز، اکیلے میں پڑھی گئی 27 نمازوں سے بھی افضل ہے۔ 27 کو 70 سے ضرب دیں تو ہر نماز 1890 نمازوں سے افضل بن جاتی ہے۔ یہی حال تمام

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 سنن الترمذی، رقم الحدیث: 723، بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

2 مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ، رقم الحدیث: 1965، الترغیب والترھیب لقوام السنۃ، رقم الحدیث: 1753، فصل فی فضل رمضان وصیام رمضان

3 الصحیح البخاری، رقم الحدیث: 645، بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الجَمَاعَةِ

فرائض کی ادائیگی کا ہے خواہ وہ زکوۃ ہو یا دیگر فرائض ہوں، یہ تمام فرائض اجر میں ستر گنا بڑھ جاتے ہیں۔

لہذا رمضان المبارک سے پہلے ہی پانچوں نمازیں جماعت اور تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی نیت کریں۔ نمازِ عشاء اور فجر کے وقت شیطان بہت زیادہ حملہ آور ہوتا ہے تا کہ وہ انسان کو نیند کا غلبہ دے کر اللہ رب العزت کی بندگی سے روک دے۔ اگر کوئی آدمی دن بھر کی تھکاوٹ اور بھوک پیاس کے باوجود عشاء کی نماز ادا کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اسی طرح نیند پوری نہ ہونے کے باوجود فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا بھی سعادت وخوش بختی کی علامت ہے۔

9 جہنم اور نفاق سے براءت کا سامان کیجیے!

نمازوں کے اہتمام سے حدیث مبارک میں بیان کی گئی ایک بہت بڑی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا” :جس نے چالیس دن جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھیں اورامام کے ساتھ تکبیر اولیٰ پاتا رہا تو اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں: 1۔وہ جہنم سے آزاد ہے۔ 2۔نفاق سے آزاد ہے۔“

10 حرام کاموں کو ترک کر دیجیے

حضرات! خوراک اور مشروبات وغیرہ اگر حلال ہوں تو ان کا استعمال یقیناً جائز ہے، مگر روزوں میں اللہ کے حکم کی بنیاد پر یہ حلال چیزیں ہم چھوڑ دیتے ہیں جب کہ جھوٹ حرام ہے،

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 سنن الترمذی، رقم الحدیث: 241، ابواب الصلوۃ، بَابٌ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى

رشوت حرام ہے، غیبت حرام ہے، بد نظری حرام ہے، تو یہ حرام کام روزے کے دوران کیسے درست ہوسکتے ہیں؟ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ۔[1]

"جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ گفتگو سے گریز کرے، لڑائی جھگڑے اور گالم گلوچ سے بچے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے پر اتر آئے تو اس سے کہہ دے کہ بھائی معاف کرو میرا روزہ ہے"۔

♣ بوجھ ہلکا کر دیجیے!

ویسے تو ملازمین پر استطاعت سے زیادہ دباؤ اور بوجھ ڈالنا اور کام زیادہ لے کر اجرت کم دینا مطلقاً ناجائز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ملازمین کو اگر زیادہ کام دو تو تم خود ان کا ہاتھ بٹاؤ، البتہ رمضان المبارک میں خاص ہدایت جاری فرمائی ہے:

مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔[2]

جو شخص اس ماہ میں اپنے ماتحتوں پر کام کے سلسلہ میں تخفیف کر دے گا تو اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمادیں گے اور اسے جہنم سے آزادی نصیب ہو جائے گی۔

جس کے تحت کسی بھی شکل میں لوگ کام کر رہے ہیں، اسے چاہیے کہ رمضان سے پہلے ایسی ترتیب بنالے جس کی وجہ سے رمضان میں ماتحتوں کا کام ہلکا ہو جائے۔

♣ غرباء و مساکین کا دھیان رکھیے!

رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے جس طرح اپنی ضروری اشیاء خرید لی جاتی ہیں تاکہ رمضان اچھی طرح گزر سکے، اسی طرح اپنے دائیں بائیں کا بھی خیال رکھیے تاکہ غریب و مسکین

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 الصحيح للبخاري، رقم الحديث: 1904، بَابٌ: هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

2 شعب الإيمان، الرقم: 3336، صحيحُ ابن خُزَيمة، الرقم: 1888

کا دستر خوان بھی سج سکے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا معمول بھی یہی تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ شعبان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمول پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أصحابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ شَعْبَانُ أكبُّوا عَلَى الْمَصَاحِفِ، وَأَخذَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ زَكَاةِ أَمْوَالِهِمْ فَقَوُّوْا بِهَا الضَّعِيْفَ وَالْمِسْكِيْنَ عَلٰى صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔[1]

شعبان شروع ہوتے ہی اصحاب رسول قرآن کریم کی طرف خوب متوجہ ہو جاتے، مسلمانوں سے زکوۃ اکٹھی کرتے اور اس کے ذریعے غریب اور مسکین کو تقویت دیتے تاکہ یہ لوگ بھی رمضان بہتر طریقے سے گزار سکیں۔

♣ نظام الاوقات بنائیے

رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے بھرا ہوتا ہے۔ رمضان سے پہلے ہی ایسی منظم اور سہل ترتیب بنائیں جس سے اس کا ایک ایک لمحہ ضائع ہونے سے بچ جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ضروری مصروفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک نظام الاوقات بنالیں اور پھر استقامت سے اس کے مطابق عمل کرنے کی ٹھان لیں۔ اکابرین امت کے حالاتِ زندگی پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے ایک ایک لمحہ کی کیسے قدر کرتے تھے:

✵ حضرت امام زھری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو آپ فرماتے:

فَإِنَّمَا هُوَ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِطْعَامُ الطُّعَامِ ۔[2]

”یہ مہینہ تلاوت قرآن اور کھانا کھلانے کا ہی ہے“۔

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

[1] الترغیب والترھیب لقوام السنۃ، رقم الحدیث: 1754، فصل فی فضل رمضان وصیام رمضان، الإيماء إلى زوائد الأمالي والأجزاء - زوائد الأمالي والفوائد والمعاجم والمشيخات على الكتب الستة والموطأ ومسند الإمام أحمد، ج:1 ص:298، الرقم:254

[2] لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف لابن رجب حنبلی، ص:171

✵ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا تو آپ ہمہ تن تلاوت قرآن کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔[1]

رمضان کا آسان ترین نظام الاوقات[2]

ترتیب میں دن سے پہلے رات آتی ہے، اس لیے عشاء سے اپنے نظام کی ترتیب بنا لیتے ہیں:

عشاء سے فجر تک

مرد حضرات عشاء کی اذان سے پہلے ہی کھانے سے فارغ ہو جائیں اور اذان ہوتے ہی پورے ذوق و شوق کے ساتھ جماعت سے دس منٹ پہلے اول صف میں پہنچنے کی کوشش کریں، اگر نہ ملے تو دوسری تیسری جتنی آگے کی صف میں ہوں گے، اتنا ہی تراویح میں جمنے کا موقع ملے گا۔ جب تراویح ادا کر لیں تو اللہ کا شکر ادا کریں اور سونے سے پہلے کے اعمال کر کے سو جائیں۔

- باوضو سوئیے!... ارشاد نبوی ہے: ”تم جب بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو وضو کر لیا کرو“۔[3]
- سونے کی ہیئت: حدیث مبارکہ ہے: ”رسول اللہ ﷺ جب سوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔[4] اگر مکمل وقت اسی کیفیت سے سونا مشکل ہو تو کم از کم سونے کے لیے لیٹتے وقت اس ہیئت پر لیٹ جائیں۔[5]
- سونے سے پہلے بستر جھاڑ لیجیے۔[6]

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف لابن رجب حنبلی، ص: 171

2 https://www.facebook.com

3 إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ۔۔۔سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 5046، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ

4 عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ»۔۔۔سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 5045، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ النَّوْمِ

5 https://www.banuri.edu.pk/readquestion

6 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ۔۔۔سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 5050

- سونے سے پہلے آیت الکرسی[1]، سورۂ الم سجدہ ، سورۂ ملک پڑھنے کی کوشش کیجیے۔[2] اور سورۃ واقعہ کا بھی معمول بن جائے تو فقر وفاقہ سے نجات مل جاتی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات میں سورۂ واقعہ پڑھتا ہے وہ کبھی بھی فاقہ کی حالت کو نہیں پہنچتا، حضرت ابن مسعود اپنی صاحب زادیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ ہر رات میں یہ سورت پڑھا کریں۔[3]
- آخری تین سورتیں پڑھیں اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان میں پھونک ماریں اس کے بعد جہاں تک ہو سکے ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر پھیریں، اپنے سر اور چہرے سے شروع کریں اور جسم کے سامنے والے حصے پر ہتھیلیوں کو پھیریں اور ایسا تین بار کریں۔[4]
- سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھنا... ان کی فضیلت یہ ہے کہ: ”جو شخص انہیں رات میں پڑھ لے اسے یہ کافی ہو جاتی ہیں۔[5]
- 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد اللہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر پڑھنا۔[6]

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

1 إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الكُرْسِيِّ: {اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ} [البقرة: 255]، حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ۔۔۔ الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: 2311

2 عَنْ جَابِرٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الم تَنْزِيلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ المُلْكُ ۔۔۔ سنن الترمذی، رقم الحدیث: 2892

3 عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا ۔ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ۔۔۔ شعب الإيمان، الرقم: 2269، تَخْصِيصُ سُوَرٍ مِنْهَا بِالذِّكْرِ

4 عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ: يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔۔۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 5056

5 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ البَدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۔۔۔ الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: 4008

6 إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ ۔۔۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 5062

- آخر میں دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ أَحْیٰ۔[1]

خواتین بھی عشاء کی اذان سے پہلے کھانے سے فارغ ہو جائیں اور اذان ہوتے ہی عشاء کی نماز اور تراویح پڑھنے کا اہتمام کر لیں۔ خواتین کے لیے یہ وقت تلاوت کا معمول پورا کرنے کے لیے بہت موزوں ہے، کیوں کہ بچے اس وقت عموماً سو چکے ہوتے ہیں۔

سحری سے ظہر تک

مرد حضرات سحری کا وقت ختم ہونے سے کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ضرور اٹھنے کا اہتمام فرمائیں، جب کہ خواتین کم از کم بھی دو گھنٹے پہلے اٹھیں تا کہ دونوں اٹھتے ہی سب سے پہلے تہجد کم از کم چھ رکعت ضرور پڑھ لیں۔

تہجد کی ان رکعات میں کوشش کریں کہ طویل قیام، رکوع اور سجود ہوں... بڑی سورتیں پڑھیں۔

تہجد کے بعد ذکر کیجیے... اگر شیخ سے بیعت ہیں تو جو تلقین کیا گیا ہو، وہ کیجیے... ورنہ تیسرا کلمہ، درود شریف اور استغفار کی ایک ایک تسبیح ضرور پورے دھیان کے ساتھ پڑھیں۔

پھر مکمل یکسوئی، توجہ اور عظمتِ قرآن کے استحضار کے ساتھ تلاوت کریں۔

آخر میں دعا کو بہت زیادہ وقت دیں... کم از کم بھی آدھا گھنٹہ رو رو کر دعا مانگیں، اپنے لیے، اہل خانہ کے لیے، ساری امت کے لیے۔ رونا نہ آئے تو بتکلف روئیں۔

خواتین کو تلقین کریں کہ وہ سحری تیار کرتے ہوئے ہی مسلسل ذکر کرتی رہیں، پکاتے ہوئے ہمیشہ ہی وضو سے رہنے کا اہتمام ہو تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

اذان ہوتے ہی خواتین فوراً مصلے پر اور مرد مسجد چلے جائیں... نماز سے فارغ ہو کر مرد و خواتین روزانہ کم از کم ایک پارہ ضرور پڑھیں۔ اشراق کے وقت تک ان شاء اللہ ایک پارہ

------------------حواشی اور حوالہ جات------------------

1 عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ... الصحیح للبخاری، رقم الحدیث: 6314

ہو جائے گا اور پھر اشراق ادا کریں۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ»، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ»۔[1]

جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہو جائے اور پھر اٹھ کر (کم از کم) دو رکعات اشراق کی نماز پڑھ لے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

اشراق پڑھ کر دعا کریں۔ یاد رکھیے! ہر عمل کے بعد، ہر نماز کے بعد، تہجد، سحر و افطار کے بعد رمضان میں خصوصی طور پر دعا کو وقت دینا ہے اور دعا کو پڑھنا نہیں بلکہ دعا مانگنا سیکھنا ہے۔ دعا اس دھیان سے کریں کہ جیسے میں اللہ کے سامنے حاضر ہوں، میں جو مانگوں گا، وہ مجھے دیں گے، پھر چھوٹے بچوں کی طرح بلک بلک دعا مانگیں۔

ﷺ دعا سے فارغ ہو کر آرام کرنے کی ضرورت ہو تو سو جائیں اور پھر اپنے روزانہ کے دنیوی معمولات میں مصروف ہو جائیں۔ البتہ چونکہ رمضان کا ہر پل بہت قیمتی ہے، اس لیے خصوصا رمضان میں یہ معمول بنا لیجیے کہ اپنے دنیوی کاموں میں مشغولیت کے ساتھ کم از کم زبان کو ضرور اللہ کے نام سے تر رکھیں۔ کلمہ لا الہ الا اللہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت کریں۔

ظہر سے عصر تک

تکبیر اولیٰ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کریں۔ اس کے بعد ایک دو رکوع تلاوت کی کوشش کریں اور پھر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ آرام ضرور کریں۔ اس وقت کا آرام رات میں جلد اٹھنے اور سارے اعمال بشاشت کے ساتھ کرنے میں بڑا معاون ہو گا ان شاء اللہ! خواتین بھی اس وقت آرام ضرور

-----------------حواشی اور حوالہ جات-----------------

[1] سنن الترمذی، رقم الحدیث: 586، بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الجُلُوسِ فِي المَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

کریں، کیوں کہ عصر کے بعد ان کے لیے مصروفیت کا وقت ہو گا۔ آرام کے بعد پھر اپنے معمولات زندگی میں مشغول ہو جائیں۔

عصر سے مغرب تک

عصر کی نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کریں اور قرآن کریم کی کچھ نہ کچھ تلاوت کر لیں۔

اس کے بعد مسجد سے باہر آ جایئے اور اس وقت کو محلے کے لوگوں سے ملاقات کا رکھیے۔ پڑوسیوں کی غمی، خوشی میں شرکت کیجیے۔ جو بیمار ہیں عیادت کو جایئے، کسی کے انتقال پر اس وقت تعزیت کو جایئے۔ قریب اور دور کے پڑوسیوں سے ملنا ملانا رکھیے کہ ان کی کوئی بھی ضرورت، حاجت بغیر کہے آپ تک منتقل ہو جائے۔ جتنی اللہ نے آپ کو مالی استطاعت یا جسمانی استعداد دی ہو، ان کی مدد کیجیے۔ اس کے علاوہ یہ وقت دین کی دعوت کو دیجیے۔ جو بھائی مسجد میں نظر نہیں آ رہا، تو اس سے خاص طور پر اسی عنوان پر ملاقات کیجیے۔ بڑی حکمت سے بات کیجیے۔ اسے احساس نہ ہو کہ آپ اسے برا سمجھ رہے ہیں، بلکہ اسے یہ احساس ہو کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں، اس کی فکر کرتے ہیں۔

آدھا پونا گھنٹہ اس مصروفیت کے بعد جو سودا سلف لینا ہو، لیجیے اور گھر جایئے۔ اب گھر جا کر اہلیہ یا امی بہنوں کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایئے۔ بچوں کو بھی مصروف رکھیے تا کہ وہ اپنی شرارتوں سے مستورات کا کام نہ بڑھائیں۔ کوشش کریں کہ سب کاموں میں آپ بھی مشغول ہوں، تا کہ مستورات کو ریلیف ملے اور افطار سے کم از کم پندرہ بیس منٹ پہلے سب دستر خوان پر آ جائیں۔

افطار میں کوشش کیجیے کہ روزانہ ثقیل اور تلی ہوئی اشیاء نہ ہوں۔ ہفتے میں ایک دو بار سموسے، پکوڑے وغیرہ کا شوق کر لیجیے۔ روزانہ فروٹ چاٹ، سفید یا کالے چھولے کافی ہیں، اگر دہی کی نمکین لسی کا روزانہ اہتمام کر لیں تو افطار میں آدھا گلاس لینے سے افطار کے بعد جو بھاری پن ہوتا ہے، اس سے بچت ہو جائے گی۔

افطاری پڑوس میں بھجوانے کی ہماری قدیم مشرقی روایت کو بھی زندہ کیجیے...اس میں غنی نادار کی قید نہ لگائیے، یہ گناہ نہیں ہے، ہدیہ ہے، اس سے محبت بڑھتی ہے... البتہ جو نادار پڑوسی ہیں، ان کے لیے تو روایت نہیں، اہتمام ہے... جو کر سکتے ہیں، خاموشی سے کر گزریے!

ﷺ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی فضائل کی کتب تو ہر گھر میں ہوتی ہی ہیں۔ اس میں فضائل رمضان سے اس وقت پانچ منٹ روز پڑھنے کا معمول بنا لیں۔ روزانہ بدل بدل کر پڑھیں۔ بچوں سے بھی پڑھائیں اور محرم خواتین بھی پڑھیں۔ اکابر کے رمضان کے حالات سامنے آئیں گے تو شوق پیدا ہو گا۔ اور شوق سے کیا جائے تو مشکل سے مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔

ﷺ مختصر تعلیم کے بعد سب تین بار درود شریف پڑھ کر افطار کے وقت تک دعاؤں میں مشغول ہو جائیں... بتکلف گریہ طاری کریں اور پاکستان کے ساتھ ساری امت کو خصوصا اہل شام، اہل برما، اہل یمن اور اہل فلسطین کو یاد رکھیں۔

مغرب سے عشاء تک

مغرب کی اذان ہوتے ہی کوشش کیجیے کہ جلد از جلد افطار سے فارغ ہو جائیں۔ طلب باقی بھی ہو تو مغرب کی نماز کے بعد تک مؤخر کر دیجیے تاکہ کہیں ہمارے چٹخاروں میں تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو جائے۔ مغرب کی نماز کے بعد رمضان میں اگر اوابین کا اہتمام ہو جائے تو کیا ہی بات ہے!

♣ اواین کے بعد واپس گھر آیئے۔ کچھ دیر بچوں کے ساتھ باتیں کیجیے۔ اس سامان کی لسٹ بنوایئے جو تراویح کے بعد لیتے آنا ہے... کچھ دیر کمر سیدھی کیجیے۔ عشاء سے پہلے کھانے اور چائے سے فارغ ہو کر عشاء اور تراویح کے لیے چاق و چوبند ہو جایئے۔

♣ زندگی میں انقلاب پیدا کیجیے!

ہوش سنبھالنے سے لے کر اب تک کتنی رمضان آئے اور چلے گئے، اگر ہماری زندگی میں اب تک کوئی مثبت تبدیلی نہیں آئی تو فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم گناہوں سے لتھڑے رہیں اور ادھر سے زندگی کا چراغ بجھ جائے۔

زندگی میں انقلاب لانے کے رہنما اصول

❁ اپنی زندگی میں حقیقی انقلاب لانے کا عزم مصمم کیجیے! اس لیے کہ کسی بھی ترقی کا سب سے پہلا زینہ انسان کی بلند ہمتی ہے۔ انسانی گروہ میں سب سے کامیاب گروہ اور جماعت انبیاء علیہم السلام کی ہے ان کی کامیابی میں بھی بڑا دخل بلند ارادہ کو ہے، قرآن نے خود کہا: "أُولُو الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ" علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے "اولوالایدی" سے بلند ہمتی کو ثابت کیا ہے۔[1]

جب آپ نیکی کرنے کا ارادہ اور بدی چھوڑنے کا عزم کریں گے تو ضرور اللہ آپ کی مدد کرے گا۔

اس بات کا استحضار رکھیں کہ میری ہر بات اور میرا ہر عمل ریکارڈ کیا جارہا ہے، ارشاد الٰہی ہے:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ۔[2]

(انسان) جو لفظ بھی اپنے منہ سے نکالتا ہے، ایک چوکنا لکھنے والا اسے ریکارڈ کرتا ہے۔

❁ برے دوستوں کی صحبت چھوڑدیں یا تنہا رہیں، اگر آپ نے برے احباب کو ترک نہیں کیا تو وہ طعن و تشنیع کرکے آپ کو نیکی سے دور کرنے کی کوشش کریں گے، اور آپ ان کی باتوں میں آکر ویسا ہی کریں گے۔

❁ آپ ایک بار بیٹھ کر سوچیں کہ میرے اندر کونسی بری عادتیں ہیں اور پھر بری عادتوں کو چھوڑنا شروع کردیں۔ مثلاً موبائل، واٹس ایپ اور ٹیلیویژن پر زیادہ وقت صرف کرنے کی بری عادت ہے، تو کچھ دن کے لیے موبائل کو چھوڑ دیں۔ اور اگر آپ کو واقعتاً ضرورت ہے تو صرف ضرورت کے بقدر استعمال کریں اور نقصان دہ اپلیکیشن ڈلیٹ کردیں، اور قرآن کریم اور دینی کتابوں کا مطالعہ شروع کردیں۔

----------------حواشی اور حوالہ جات----------------

1 فالأيدي: القوى والعزائم في ذات الله، والأبصار: البصائر في أمر الله---- إغاثة اللهفان من مصايد الشيطان، ج:2ص:167

2 ق:18:50

- کسی بھی کام کو جلد بازی میں نہ کریں، نہ کوئی بات جلد بازی میں کسی کے سامنے بولیں، بلکہ کام کرنے سے پہلے اور بولنے سے پہلے یہ سوچیں کہ اسکے کرنے میں اللہ کی رضامندی ہے یا نہیں؟ جب دل کہے کہ اللہ کی رضامندی ہے، تب شروع کر دیں اور اگر دل کہے نہیں، اس میں اللہ کی ناراضگی ہے، تو پوری ہمت سے نفس کی مخالفت کر کے اس سے رک جائیں۔
- اس بات کو خوب اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں کہ "آپ کی کامیابی اور ناکامی کا مدار آپ پر ہے"۔ لہٰذا دوسروں کی برائیوں کو دیکھنا چھوڑ دیں، خود ہی اپنی برائیوں کا جائزہ لیں، اور اس سے خلاصی حاصل کریں۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ "انسان اپنی کسی بھی طرح کی بری عادت کو چاہے وہ کتنی ہی پرانی ہو 21 دن میں ترک کر سکتا ہے"۔
- جب آپ زندگی میں انقلاب لانے کا فیصلہ کریں گے، تو بہت سی مشکلات کا سامنا ہوگا، تو یاد رکھیے! ہمیشہ وہی لوگ دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں جنہوں نے مشکلات کا مقابلہ کیا اور اسے شکست دی اور چیلنجز کے مقابلہ میں ڈٹ گئے، یہاں تک کہ وہ چیلنج بھی دفع ہونے پر مجبور ہوگئے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ آتش برق وگرج سحاب پیدا کر
اجل بھی کانپ اٹھے وہ شباب پیدا کر
تو انقلاب کا انتظار نہ کر
جو ہوسکے خود ہی انقلاب برپا کر

اللہ رب العزت ہم سب کو رمضان المبارک کی قدر کرنے اور اس کی خیر و برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ